منانے کے لئے گونا گوں فیسٹیولز اور تقریبات کا انعقاد کیا جارہا ہے۔ اور یہاں کویت میں سب سے بلند ترین عمارت برجِ حمراء کا افتتاح بھی کیا جارہا ہے، جس کے لیے سب تیاریاں مکمل ہو چکی ہیں۔ اسی طرح بعض ممالک میں بہت سی حاملہ عورتیں اس بات کی خواہاں ہیں کہ ان کی زچگی آج ہو جائے، اور بہت سوں نے "بائی فورس" آپریشن کے ذریعے ڈیلیوری کرانے کے لیے ہسپتالوں میں نام درج کروایا ہے، تاکہ بچے کی تاریخ پیدائش ہی "تاریخی" بن جائے۔

کل انٹرنیٹ پر میں نے ایک بحث پڑھی جس میں آیتِ **بسملہ** میں عدد (11) کے اسرار پر سیر حاصل بحث وتمحیص کی گئی تھی، اس میں ذکر تھا کہ بسملہ میں ملفوظہ حروف کی بلا تکرار تعداد بھی (11) ہے۔ اور اس میں موجود حرکات (زبر، زیر اور پیش) کا شکلی مجموعی اعداد بھی (11) کے مضاعفات میں سے ہیں۔☆

میرے لئے ایک اور اتفاقی امر یہ ہے کہ جس سٹوڈنٹ ہاسٹل میں قیام پذیر ہوں اس کے ہر فلور میں بھی (11) رومز ہیں۔ جب میں نے اس موضوع پر لکھنا شروع کیا تھا تو سراسیمگی چھا رہی تھی کہ میں کن مواد کو زیرِ نوکِ قلم لاؤں، مگر اب دیکھیں بات کہاں سے کہاں کھنچتی، سرکتی اور لڑھکتی گئی، اور دیکھتے ہی دیکھتے بہت سی ریلیٹڈ باتیں کالم کا جھومر بن گئیں۔ آخر میں گزارش ہے کہ ہمیں چاہیئے کہ ہم اپنی زندگی کی ہر گھڑی، ہر لمحہ، ہر ساعت اور ہر وقت جن چھوٹی موٹی چیزوں سے ہمارا علاقہ پڑتا ہے، ان سے کوئی نہ کوئی مفید نکتہ حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ اپنی زندگی سے سیکھیں۔ اپنے آس پاس، آگے پیچھے، اوپر نیچے، اغل بغل اور اگواڑے پچھواڑے میں اللہ کی پھیلی ہوئی نشانیوں اور کارگزاریوں سے لطف حاصل کرتے رہیں۔ Destruction Mind کو چھوڑ کر Reconstruction Mind اپنائیں، تخریبی سوچ کی جگہ تعمیری بچار کو دیں۔ ہمیشہ امید کا دامن تھامے رکھیں۔ اسی لیے برلب آید ہمیش "زندگی نام ہے امید کا"...... ہنستے مسکراتے اور جیون سے لطف اٹھاتے رہیں۔

☆ فیگر لینگوئج کے نام سے مختلف اعداد کے ذریعے قرآن مجید سے حیران کن اور دلچسپ معلومات تلاش کر کے پھیلانے کی جو کوشش ہو رہی ہے، اس کے پیچھے کتاب مقدس کے ساتھ لوگوں کی عقیدت اور توجہ بڑھانے کی مخلصانہ سوچ نظر آتی ہے۔

مجلۃ التراث کو بھی (**قرآن شریف میں پوشیدہ حقائق**) کے عنوان سے ایک مضمون وصول ہوئے عرصہ گزرا ہے، جس کے مضمون نگار نے نام نہیں لکھا ہے، اس لیے شائع نہ ہو سکا۔ اس میں بھی کئی معلومات تحقیق سے غلط ثابت ہوتی ہیں۔ جیسے بسملہ کے بارے میں مذکورہ بالا معلومات بھی درست نہیں۔ اس قسم کی فنی موشگافیوں میں پڑنے کے بجائے ہماری شرعی ذمہ داری یہ ہے کہ **کلام الٰہی کا مفہوم سمجھنے میں اپنا قیمتی وقت صرف کریں اور اسی کو اپنی روزمرہ زندگی میں بسائیں اور تبلیغ دین میں برتیں۔**

(مدیر)

ایک دعوتی اجلاس کی مختصر رپورٹ

ابوعبداللہ

معروف داعی ومبلغ فضیلۃ الشیخ ابراھیم خلیل فضلی صاحب-حفظہ اللہ- کی زیرصدارت جامعۃ دارالعلوم بلتستان غواڑی اور جامعۃ بلتستان الاسلامیۃ شگر سے منسلک پچاس کے قریب علماء ومدرسین اور فضلاءِ جامعات سعودیہ کا ایک مشترکہ دعوتی تبلیغی واصلاحی اجتماع توحید آباد فارم میں منعقد ہوا۔

امیر جمعیت اہلحدیث بلتستان مولانا عبدالرحمٰن حنیف صاحب-حفظہ اللہ- نے میزبان کی حیثیت سے شیخ ابراہیم فضلی صاحب کی تشریف آوری کا خیر مقدم کرتے ہوئے ''**خوش آمدید**'' کہا۔

اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے مہمان گرامی مولانا فضلی صاحب نے ﴿ **ولقد اٰتینا لقمان الحکمۃ أن اشکر للہ ومن یشکر فإنما یشکر لنفسہ** ﴾ کی علمی تفسیر وتشریح کرتے ہوئے دعوت الی اللہ کی اہمیت وافادیت ،علماء کے فرائض منصبی اور دعوتِ دین کے دنیاوی واخروی فوائد وثمرات سے تفصیلاً آگاہ کیا اور اس اہم فریضے کے ترک پر مرتب ہونے والے بھیانک نتائج کی طرف نشاندہی کی۔

فرمایا کہ دعوت الی اللہ کا فریضہ علماء پر اللہ پاک کی جانب سے عائد ہے، چاہے اس پر کوئی دنیاوی معاوضہ ملے یا نہ ملے۔ جامعہ سلفیہ فیصل آباد کے داخلہ فارم میں ہے:'' آپ یہ تعلیم کیوں حاصل کرنا چاہتے ہیں؟'' طلباء لکھتے تھے:

''**أطلب العلم ابتغاء مرضاۃ اللہ ولإعلاء کلمتہ فی الأفاق**''

ایک محدث سے سؤال کیا گیا کہ دیگر شعبوں کو چھوڑ کر علم حدیث کے شعبے میں کیوں آئے؟ فرمانے لگے''اس کے ذریعے نبی ﷺ پر بکثرت درود وسلام بھیجنے کا زریں موقع ملتا رہتا ہے۔'' جب ہم اپنے فرض منصبی کو جان کر علمائے ربانی بن جائیں گے تو کھویا ہوا مقام یقیناً واپس مل جائے گا۔ ﴿**فاذکرونی أذکرکم**﴾ ورنہ پاداش عمل از جنس عمل ہے۔

داعی کی ذمہ داری ہے کہ پوری تندہی کے ساتھ لوگوں کو کتاب وسنت کی راہنمائی کرتا چلا جائے ،اسے ثمرآور کرنا اللہ وحدہ لاشریک ،مقلب القلوب کی خاصیت ہے۔ ارشاد الٰہی ہے: ﴿**وإنک لتھدی إلی صراط مستقیم**﴾ جبکہ جادہ حق پر چلانا داعی ومبلغ کے بس سے باہر ہے: ﴿ **إنک لا تھدی من أحببت ولکن اللہ یھدی من یشآء** ﴾ الإرشاد إلی الطریق داعی کا فریضہ ہے، جبکہ الاھتداء والتسلیم اللہ کا کام ہے۔ بہت سے انبیائے کرام کا ایک بھی پیروکار نہیں بنا؛ حالانکہ انہوں نے یقیناً تن من دھن کی قربانی دے کر فریضہ دعوت بجالایا تھا۔

شیخ الإسلام ابن تیمیہؒ نے دعاۃ الی اللہ کے لیے تین صفات کو لازمی قرار دیا ہے:

۱۔ **دعوت دینے سے پہلے:** داعی کے پاس علم راسخ: ﴿قل هذه سبيلي أدعوا إلى الله على بصيرة......﴾

۲۔ **دورانِ دعوت:** ملائمت اور نرمی و لچک جیسی صفات عالیہ کا اختیار کرنا۔ ﴿ادفع بالتي هي أحسن فإذا الذي بينك وبينه عداوة كأنه ولي حميم۞﴾

۳۔ **دعوت دینے کے بعد:** صبر اختیار کرنا۔ ﴿واصبر على ما أصابك﴾ سنة اللہ یہ کبھی نہیں رہا ہے کہ مدعوین نے داعی کو پھولوں کا گلدستہ پیش کیا ہو۔ ﴿يا أيها المدثر۞ قم فأنذر۞...... ولربك فاصبر۞﴾

''دعوت وتبلیغ'' اور ''علمی خدمات'' تو ''عبادت وریاضت'' سے انتہائی بلند مقام رکھتی ہیں؛ لیکن عبادت الٰہی کی اہمیت بھی بعض اوقات شہادت عظمیٰ سے برتر ہو جاتی ہے۔

دو صحابیوں کے مابین رسول اللہ ﷺ نے بھائی چارہ قائم کیا۔ ان میں سے ایک راہِ جہاد میں قتال کرتے ہوئے شہید ہوا۔ اس کا ساتھی تقریباً ایک ہفتہ بعد بستر پر فوت ہوا، جب اس کی نماز جنازہ پڑھی گئی تو نبی اکرم ﷺ نے صحابہ کرام ؓ سے پوچھا: تم لوگوں نے کیا دعا کی؟ جواب ملا کہ ہم نے کہا: **''اے اللہ اس کا درجہ اپنے شہید ساتھی سے ملا دے!''** ارشاد فرمایا: **''پھر تو اس کی پڑھی ہوئی نماز، روزہ وغیرہ کا کیا بنے گا جو اس نے شہید آدمی کے بعد انجام دیا ہے۔ بے شک ان دونوں کا فرق آسمان وزمین کی مسافت کا ہے۔''** [أحمد ۳/ ۵۰۰، نسائي الجنائز ٤/ ۷٤، أبوداؤد الجهاد ح: ۲۵۲٤ وصحح الألباني إسناده]

الجامعة الإسلامية بالمدينة المنورة عالم اسلام میں خالص کتاب وسنت کی تعلیم وتبلیغ کا سب سے بڑا ادارہ ہے۔ جو اجتہادی ذوق اور مدلل فقہ مقارن کا درس دیتا ہے۔ دلائل وبراہین کی روشنی میں ترجیح دی جاتی ہے۔ **مملکتِ سعودیہ عربیہ عالم اسلام کے لیے شفقت پدری کا حامل ہے۔**

وزارة الشؤون الإسلامية والأوقاف والدعوة والإرشاد پورے عالم اسلام میں کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ کے پرچار کے لیے سرگرم عمل ہے، داعیوں پر زور دیتی ہے کہ زیور علم سے آراستہ ہونے کے بعد عمل کے پیکر بن جائیں۔ معاشرے میں اسلامی وانسانی بھائی چارے کو فروغ دیں۔ وحدتِ مسلمین کے لیے بھرپور کوشش کریں۔ ہر مسلمان کے ساتھ ادب واحترام کے ساتھ پیش آئیں۔ فقراء ومساکین کے ساتھ ہمدردی کریں۔ دہشت گردی، انتہاپسندی اور فرقہ واریت سے بالکل دور رہیں اور دوسروں کو بھی دور رکھیں۔